نہیں مقدور بشر گن سکے احساں تیرے
اور فضائل کو بیاں کر سکے انساں تیرے

جس کا ساحل نہیں وہ فضل کا دریا ہے تو
موتی بن جاتے ہے وہ ابر ہے نیساں تیرے

ڈھونڈنے شرق میں اور غرب میں نکلا میں تو
پایا بر روئے زمیں کوئی نہ ہمشاں تیرے

عقل بنتا ہے تیرے فیض سے ہر عاقل تو
فضل کرتے ہے رقم صاحب کرماں تیرے

عرش کی ساق اوپر دیکھ فضائل تیرے
انبیا پڑھنے لگے فضل کے قرآں تیرے

تجھ میں ہے شان الوہت یہ کہا عارف نے
دیکھے کئی معجزہ جب خلق کے درمیاں تیرے

کھولے ابواب حِکَم تو نے اے طیب کے باب
تو ہوئے صدقہ محمد کے ہے سلماں تیرے

تو وہ فارس ہے نبی کا کہ لرزتے ہیں سب
حیدری حملہ کو بس دیکھکے فرساں تیرے

جو چمن نور کا ہے قدس میں ویسے ہی بس
پھول سے پھل سے ہیں آباد یہ بستاں تیرے

ہوئی مضبوط بناء شرع کی جس دن سے ہوئے
مستوی عرش پہ اقدام اے رحماں تیرے

شاہزادوں کی ثنا لکھ سکے کیا کوئی واصف
وہ تو ہر اک ہے گھر موتی و مرجاں تیرے

تو عوالم کا نگہبان ہے رب کی رحمت
اور خداوند تعالی ہے نگہباں تیرے

تیرے دہلیز کا ہے عبد یمانی دربان

رہے اشفاق و کرم اس پہ بھی ہر آں تیرے